

السلام المقبول في طهارة نسب الرسول
يعني:

حقیقت نسب

WWW.NAFSEISLAM.COM

اسماء:

حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں صاحب علیہ الرحمہ

ناشر:

مکتب انوار مدینہ کوچہ نسیم محلہ کمان مکان نمبر 289-6-12 حیدرآباد

زیر اہتمام:

حضرت مولانا سید محمد عبدالقدیر حسینی نورانی پاشاہ مظاہر بانی و ناظم جماعت انوار حیدرآباد

باب العلم النواریہ ایجوکیشنل سوسائٹی کا تعارف

ایک نظر میں

باب العلم النواریہ ایجوکیشنل سوسائٹی کے زیر اہتمام شہر واسطلاح میں
”جامعہ النواریہ حیدرآباد“ اور اسکی ۵ شاخیں (مدارس) چلائے جا رہے
ہیں جن میں تقریباً سارے تین ہزار (۳۵۰۰) طلبہ طالبات زیر تعلیم ہیں، دو اقامتی
اداروں میں تین سو طلبہ کے طعام و قیام طبی و تعلیمی و دیگر ضروریات کے ساتھ غریب
یتیم بے سہارا بچوں کیلئے بلا فیس تعلیم کا انتظام ہے، ان کی امداد و کربا بقیات
صالحات و ثواب جاریہ ہے۔ آپ کے پیسے کا بہترین مصرف اشاعت علم دین
اور یہی امت مہتممہ کی بہترین خدمت ہے۔

ارسال زر کا پتہ:

اکاؤنٹ نمبر 4674 کنارابنک
صدر دفتر: 3/318.204 ہجرت پورہ خلوت پیالین
حیدرآباد

فون نمبر: 4521676-4411804

السلام المقبول في طهارة نسب الرسول
يعني:

حقیقت نسب

اسماء:

حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں صاحب علیہ الرحمۃ

ناشر:

مکتب انوار مدینہ کوچہ نسیم محلہ کمان مکان نمبر 289-6-12 حیدرآباد

زیر اہتمام:

حضرت مولانا سید محمد عبدالقدیر حسینی نورانی پاشاہ مدظلہ العالی و ناظم جامعہ انوار مدینہ حیدرآباد

۱۳۹۱ھ

۱۹۷۱ء

حضرت حکیم الامت قدس سرہ

۱۳۲۲ھ

۱۹۰۴ء

چودھویں صدی ہجری ختم ہو چکی ہے اس صدی میں سیکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں نابغہ روزگار ہستیاں عالم رنگ و بو میں اپنے علم و فضل، زہد و تقویٰ اور رشد و ہدایت کے نقوش ثبت فرما کر عالم جاودانی کو تشریف لے گئیں ان حضرات میں حکیم الامت حضرت علامہ شاہ مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی بدایونی علیہ الرحمہ والرضوان کی شخصیت بہت نمایاں اور ممتاز نظر آتی ہے۔ انہوں نے اپنے پیچھے تصانیف کا گرانقدر ذخیرہ بطور یادگار چھوڑا ہے۔ ہندوپاک کے علمائے ان کی جلالت علم اور فضل و کمال کا سکہ تسلیم کیا۔ ان کی تصانیف کی ایک کڑی زیر نظر کتاب بھی ہے جس میں حقیقت نسب کے موضوع پر شاندار بحث فرمائی۔ اور عقائد باطلہ کا ردِ بلیغ فرمایا ہے اور بہت سے دلائل عقلیہ و نقلیہ سے یہ ثابت کیا ہے کہ ساداتِ کرام کو سرکارِ رومی خدائے علیہ وسلم کا نسب روزِ قیامت کام آئے گا۔

شوال ۱۳۲۲ھ ۱۹۰۹ء میں بمقام اوجھانی ضلع بدایوں

ولادت و نسب

یوپی میں پیدا ہوئے ان کا خاندان یوسف زئی پٹھان

قبیلے سے تعلق رکھتا ہے ان کے والد گرامی کا محمد یار خان صاحب ابن مسور خان

صاحب لہجہ کے معزز شخص دینداری، نماز و جماعت کی انتہائی پابندی ان کا نشان زدگی،

پیش لفظ

حضرات قارئین! الحمد للہ

زیر نظر کتاب انکلام المقبول فی طہارۃ نسب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم معروف
 "حقیقت نسب" حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی علیہ الرحمۃ
 والرضوان کی گرانقدر تصنیف ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت و نسب
 کی شرافت پر ساری امت مسلمہ کے لئے چراغ ہدایت اور اس موضوع پر باطل
 عقائد و نظریات کا ردِ بلیغ بھی ہے، جس ضرورت و تقاضے کی تکمیل کے لئے
 یہ کتاب لکھی گئی تھی وہی حالات اس نایاب و کمیاب کتاب کی پھر سے طباعت
 کے تقاضی ہیں۔

اہل حق پر فیر من ہے کہ جس زمانے میں جو خرابی عام ہوتی اور جس شدت
 کے ساتھ پھیلیتی ہے اس خرابی کا اسی شدت کے ساتھ قلع و قمع کرنے کے لئے
 کمر بستہ ہو جائیں۔ اسی نظریہ سے یہ خادم المسنت و جماعت نے
 حسب عادت ایک بیدار مسلح سپاہی کی طرح جو سرحد پر کھڑے اپنے ملک کی
 حفاظت کے لئے سہم چوکس رہتا ہے اسی طرح مذہب حق المسنت و جماعت

پر حملہ کرنے والے ہر مخالف اور ناموس رسالت پر حملہ آور ہر گستاخ رسول و اعداء
 دین کے لئے اعلان جنگ دیتا ہے بفضلہ تعالیٰ جہاد باللسان و القلم کا فریضہ باوجود
 قلت و مسائل و کثرت مسائل حسب استطاعت شد و مد کے ساتھ جاری ہے
 اس سلسلہ کی ایک کڑی زیر نظر کتاب حقیقت نسب کی طباعت ہے قومی امید
 ہے کہ اس کی طباعت سے ان تمام سوالات و اعتراضات کا سد باب ہو جائیگا
 جو سادات کرام کی بزرگی و بلند مرتبہ کو گھٹانے کے لئے وقتاً فوقتاً چھوٹی بڑی
 مجلسوں میں کوتاہ بینیوں اور بیماریاؤں میں پیدا کئے جاتے ہیں۔

اگرچہ ایمان کے ساتھ عمل صالح کی اہمیت سے کبھی بھی انکار نہیں کیا
 جاسکتا جب کہ کتاب و سنت میں عمل صالح کی بار بار تاکید آئی ہے اور یہ سمجھ
 سچ ہے کہ انسانی شرافت و بزرگی تقویٰ و پرہیزگاری سے مربوط ہے اور
 خود کی بڑائی بھی آبار و اجداد کے کارنامے نمایاں کے بدولت بیان نہیں کی
 جاسکتی ایسا ہی پیغام حضرت جانی علیہ الرحمہ کے اس شعر سے عیاں ہے۔

بندہ عشق شدی ترک نسب کن جانی !

کانذری راہ فلاں بن فلاں چرنے نیست

لیکن وہ کرامت و بزرگی جو سادات کرام کو نسباً حاصل ہے وہ ترک عمل
 سے کسی طرح ساقط نہیں ہو سکتی اور اہل علم جانتے ہیں کہ عمل شریعت سے استفاد
 ہے عمل چھوٹا تو شرافت و بزرگی بھی مانتہ سے چلی گئی لیکن نسب کا تعلق ذات
 رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے جو حالت ایمان کے ساتھ دائمی طور پر
 رہتا ہے اور میدان حشر میں بھی ٹوٹا نہیں جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

نموش اے دل بھری تحفہ میں چلانا نہیں اچھا ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قریبوں میں

القوم:

41999 1514

بابی و محمد — باب العلم انوار الہی و کشش سوسانی حیدر آباد

السؤال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ اسلام میں سارے نسب و خاندان برابر ہیں، کوئی کسی سے افضل نہیں، لہذا سید، پٹھان، تلی، نالی، دھوبی سب یکساں درجہ رکھتے ہیں، تقویٰ سے فضیلت ہے نسب سے نہیں، یہ بھی کہتا ہے کہ کسی کے پرہیزگار باپ دادا کام نہ آئیں گے صرف اپنے اعمال کام آئیں گے، زید یہ آیت پیش کرتا ہے اِنَّا جَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ نِزْر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے فاطمہ میں تم سے عذاب الہی دفع نہیں کر سکتا۔

عمر کہتا ہے کہ نہیں بلکہ سید تمام گھرانے سے افضل ہیں اور بزرگوں کی اولاد کو ان کے باپ دادا کی نیکی ضرور کام آئے گی، فرمایا جائے کہ کس کا قول درست ہے۔ بینوا و تو جروا۔

الجواب : ان دونوں مسئلوں میں عمر کا قول صحیح ہے اور زید کا قول غلط و باطل ہے، حضرات سادات کرام کا نسب دوسرے نسبوں سے اعلیٰ و افضل ہے اور مومنوں کے صالح بزرگوں کے نیک اعمال انشاء اللہ تعالیٰ اولاد کے

ضرورت کام آئیں گے۔

یہ دونوں مسئلے قرآن کریم کی آیات احادیث صحیحہ اور عقل و دلائل وغیرہ سے ثابت ہیں، ملاحظہ ہوں:

دلیل نمبر ۱: رب تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالْحَقَّابِهِمْ دَرَسِهِمْ

بِأَيِّمَانٍ وَمَا لَكُم مِّنْ

عملہ خیر میں شریعت

لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مومن اولاد انشاء اللہ تعالیٰ قیامت میں

حضور کے ساتھ رہے گی، اس سے ساداتِ کرام کے نسب کی عظمت بھی ثابت ہوئی اور بزرگوں کے اعمال کا کام آنا بھی معلوم ہوا۔

آیت نمبر ۱۰:

قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَلَيْهِ

أَخْرَجَ إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِيهِ

الْقُرْبَىٰ ۝

اس آیت کی ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ میرے حق کی وجہ سے میرے

عزیزوں اہل قرابت سے محبت کرو، معلوم ہو کہ ساداتِ کرام جو حضور کے

اہلِ قربت اور اولاد میں ان سے حضور کی خاطر محبت کرنا لازم ہے دیگر خاندانوں

کایہ حال نہیں

آیت نمبر: ۳

وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ
وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ
وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ

جہاں رکھو کہ جو کچھ مال غنیمت تم حاصل
کرو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول
اور رسول کے اہل قرابت و یتیموں
اور مسکینوں کے لئے ہے۔

معلوم ہوا کہ زمانہ شریف میں مال غنیمت کے خمس میں حضور کے اہل
قرابت کا علاحدہ اور مستقل حصہ تھا بلکہ امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
نزدیک اب بھی سیدوں کو اس خمس سے حصہ ملے گا، دو سکر خاندانوں
کو یہ عزت حاصل نہیں۔

آیت نمبر: ۴

وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا
أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا
كَفْرَهُمَا

حضرت خضر نے موسیٰ علیہ السلام سے
فرمایا کہ اس دیوار کے نیچے دو بچوں کا
خزانہ ہے ان دونوں کا باپ نیک
مرد تھا اس لئے رب نے جہاں کہ یہ بچے

بالغ ہوں اور اپنا خزانہ نکال لیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ دو یتیموں پر رب نے اس لئے رحم فرمایا کہ
ان کا باپ متقی مرد تھا، پتہ لگا کہ نیکیوں کی نیکیاں اولاد کے کام آتی ہیں، لہذا
حضور کی نیکیاں ساداتِ کرام کو ضرور کام آئیں گی۔

آیت نمبر: ۶

وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ
وَالْكِتَابَ
ہم نے حضرت ابراہیم کی اولاد میں
نبوت اور کتاب بھیجی۔

یعنی ابراہیم علیہ السلام کے بعد سارے نبی آپ ہی کی اولاد میں ہوئے
اور ساری کتابیں اور یہ صحیفے آپ کی اولاد پر آئے، اولاد ابراہیم کو یہ عظمت اسی
وجہ سے حاصل ہوئی کہ وہ ابراہیمی ہیں، لہذا آپ کا نسب شرف ہے۔

آیت نمبر ۶

يٰۤيٰۤبَنِي إِسْرَٰءِيلَ اذْكُرُوا
نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ
عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ
عَلَى الْعَالَمِينَ
اے یعقوب علیہ السلام کی اولاد
میری وہ نعمت یاد کرو جو میں نے تم پر
کی اور میں نے تم کو اس زمانے میں
تمام جہانوں پر برگزیدہ کر دی۔

معلوم ہوا کہ یعقوب علیہ السلام کا نسب ایسا اعلیٰ ہے کہ حق تعالیٰ نے
ان کی اولاد کو تمام خاندانوں سے اونچا کیا تھا، لہذا یقیناً حضور علیہ السلام کے
خاندان والے سادات کرام آج تمام جہانوں سے اعلیٰ خاندانی ہیں۔

آیت ۷

وَاذْكُرُوا الْآيَاتِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
إِذْ جَعَلْ فِيكُمْ أَنْبِيَآءَ
وَجَعَلَكُمْ مُلُوكًا
اے یعقوب علیہ السلام کی اولاد میری
نعمتوں کو یاد کرو جو تم پر ہیں کیونکہ تم میں
نبی بنائے اور تم کو بادشاہ بنایا۔

معلوم ہوا کہ کسی قوم میں انبیاء کا آنا خدا کی خاص نعمت ہے جس سے
دوسری قومیں محروم ہیں، لہذا سادات کرام میں حضور کا تشریف لانا رب تعالیٰ

کی خاص نعمت ہے جو اوروں کو حاصل نہیں۔

آیت ۷

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لَسْنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ
وَلَكِنْ أَهْلُ الْبَيْتِ هُمُ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُ الْبَيْتِ
وَلَكِنْ أَهْلُ الْبَيْتِ هُمُ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُ الْبَيْتِ

یہ لگا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی متقی پرہیزگار بیویاں تمام جہان کی
پرہیزگار بیویوں سے افضل ہیں کیونکہ وہ حضور کی بیویاں ہیں لہذا اساداتِ کرام
جو متقی پرہیزگار ہیں وہ دیگر پرہیزگاروں سے اعلیٰ ہیں کیونکہ وہ حضور کے نسب
والے ہیں۔

آیت ۸

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ
عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ
الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

معلوم ہوا کہ اہل بیت خواہ ازواج مطہرات ہوں یا اولادِ اطہار
ہوں سب کو رب نے پاک فرمادیا کیوں اس لئے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے قبیلے والے ہیں، یہ خصوصیت طہارت دوسروں کو میسر نہیں اور نہ پھر
سادات کی خصوصیت کیا ہوگی۔

آیت ۹

وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةٌ
حَضَرَتْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَكُنْ

مُسَيِّئَةٌ لَكَ. کی کہ مولیٰ ہماری اولاد میں ایک عجت

اپنی مطیع و فرمانبردار رکھ۔

اس دعا سے معلوم ہوا کہ سارے ستید کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے دوسری
اسلامی قومیں تو ساری گمراہ ہو سکتی ہیں پتہ لگا کہ حضرت ابراہیم کا نسب خاندان
اعلیٰ و افضل ہے کہ انہیں یہ دعائے ابراہیمی حاصل ہے۔

آیت نمبر ۱۱:

لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب اس
وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ شہر میں تم ہو اور تمہارا باپ کی قسم اور
وَوَالِدِیَّ وَمَا وَلَدَ اس کی اولاد کی قسم۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر یہ بھی ہے کہ والد سے مراد حضور سید عالم صلی
اللہ علیہ وسلم ہیں اور اولاد سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک ہے
معلوم ہوا کہ حضور کا شہر تمام شہروں سے افضل اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
اولاد پاک تمام خاندانوں سے اعلیٰ ہے کہ رب تعالیٰ نے ان کی قسم ارشاد فرمائی
اور ہو سکتا ہے کہ والد سے مراد حضرت عبداللہ و آمنہ خاتون ہوں رضی اللہ عنہما
اور ولد سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔

احادیث شریفہ

اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بے شمار ہیں کہیں
فرمایا کہ حسن و حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں کہیں فرمایا کہ فاطمہ جنتی بیسیوں

کی سردار میں وغیرہ چند احادیث برکت کے لئے پیش کی جاتی ہیں۔
 حدیث نمبر ۱۸۱ مسلم شریف، ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف، باب فضائل
 سید المرسلین میں ہے:

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى حَقَانَةً معنی اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام
 مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ کی اولاد میں سے کنانہ کو چنا اور بنی
 اصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةٍ کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں
 وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي سے بنی ہاشم کو چن لیا اور بنی ہاشم میں
 هَاشِمٍ وَاصْطَفَى مِنْ بَنِي هَاشِمٍ سے مجھے برگزیدہ فرمایا۔
 معلوم ہوا کہ یہ مذکورہ بالا قبیلے تمام دو سکر خاندانوں سے افضل و
 برگزیدہ ہیں۔

حدیث نمبر ۲، فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے:

أَنَا قَارِئٌ فِيكُمْ التَّمْلِيزِ میں تم میں دو نفیس و اعلیٰ چیزیں
 أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ چھوڑتا ہوں، ایک تو اللہ کی کتاب
 الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا جس میں ہدایت اور نور ہے
 بِلِسَانِ اللَّهِ وَأَسْتَسْكُوا لہذا اللہ کی کتاب کو لو اور اسے
 بِهِ وَحَتَّى عَلَى كِتَابِ اللَّهِ مضبوطی سے پکڑو، کتاب اللہ
 وَرَغَبٌ فِيهِ وَأَهْلُ بَيْتِي پر لوگوں کو رغبت دی، دوسرے
 أَذْكُرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ میرے اہل بیت، میں تمہیں اہل
 بَيْتِي أَذْكُرُكُمْ اللَّهُ بیت کے بارے میں اللہ

مِنَ الْآخِرِ شُبَّانُ اللَّهِ
 حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ
 وَالْأَرْضِ وَعِشْرَتِي أَهْلُ
 بَيْتِي وَلَمْ يَنْفَرِقَا حَتَّى
 تَرِدَ أَعْلَى الْخَوْصِ فَانْظُرُوا
 كَيْفَ تَخْلُقُونِي فِي سَمَاءِ
 ۞ ۞ ۞ ۞
 میں سے ایک دوسری سے بڑی
 ہے اللہ کی کتاب ہے جو اللہ کی
 دراز رکھا ہے دوسرے میری اولاد
 گھروالے یہ دونوں ایک دوسرے
 سے جدا نہ ہونگے یہاں تک کہ جو من
 پر میرے پاس آئیں گے لہذا تم دیکھو
 کہ ان دونوں میں میری کیسی نیابت
 کرتے ہو۔

حَدِيثُ نُمَيْرٍ ۛ مُسْلِمٌ شَرِيفٌ نَزَلَ عَبْدُ الْمَطْلِبِ بْنُ رَبِيعٍ سَے رَوَايَتُ كِي
 أَنَّ هَذِهِ الصِّدْقَاتِ إِنَّمَا
 هِيَ أَوْسَاجُ النَّاسِ وَإِنَّمَا
 لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِأَلِ مُحَمَّدٍ
 یہ صدقے لوگوں کے ہیں یہ صدقے
 نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حلال ہیں
 نہ حضور کی اولاد کے لئے۔

یہ تمام برکتیں سید حضرات کو صرف اس لئے حاصل ہیں کہ وہ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل شریف سے ہیں غیر سید خواہ کتنا ہی پرہیزگار ہو اسے یہ
 خوبیاں حاصل نہیں ہو سکتیں معلوم ہو کہ خاندانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 اشرف ہے۔

حَدِيثُ نُمَيْرٍ ۛ رَوَاهُ الْمُخْتَارُ جُلْدِ اَوَّلِ بَابِ غَسْلِ بَيْتٍ مِیں بِجَوَالِہِ حَدِيثِ فَرَمَا
 كُلُّ نَسَبٍ وَنَسَبٍ
 مُسْتَطْلِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 یعنی قیامت کے دن ہر نسبی اور
 سرالی رشتے کٹ جائیں گے اور

الْأَنْسَبِيَّ وَنَسَبِيَّ - اور کام نہ آئیں گے مگر میرا نسب اور

سسرالی رشتہ کام آئے گا۔

پھر فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت کلثوم بنت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کی بناء پر نکاح کیا تاکہ حضرت علی شیر خدا سے آپ کا سسرالی رشتہ قائم ہو جائے پھر فرمایا قرآن شریف میں جو ہے قَدْ أَكْثَبَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَكَانَتْ قِيَامَتُ يَوْمَئِذٍ فِي أَنْسَبِ كَامِ زَائِنَاتٍ گئے۔

اس آیت کے حکم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب شریف علیحدہ ہے وہ ضرور کام آئے گا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ساری امت کو بخشوا میں گئے تو کیسے ہو سکتا ہے کہ اپنی اولاد کو نہ بخشوا میں، سادات کرام کے نسب پاک کو یا فضیلت اس لئے ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان ہے۔

حدیث نمبر ۸ :

النَّاسُ يَتَّبِعُونَ قُرَيْشَ

مُسْلِمُهُمْ وَكَافِرُهُمْ

يَتَّبِعُونَ لِقُرَيْشِهِمْ

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ تمام مسلمان قریش کے تابع ہیں اور

خلافت اسلامیہ قریش ہی کے لئے ہے۔

عقلی دلائل

عقل کا بھی تقاضا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان تمام خاندانوں

سے اعلیٰ اور اشرف ہو چند وجوہ سے۔

دلیل نمبر ۱: جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے کنکروں، پتھروں، جانوروں کو عزت حاصل ہے کہ حضور کی نادر شریف تمام اونٹوں سے افضل حضور کے شہر کے کنکر پتھر بادشاہوں اور تاجوں سے افضل کہ رب تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کی قسم کھائی لَا أَفْخِصُ بِهَذَا الْبَلَدِ تَوْجُوَ حَضْرَاتِ حَضُور کے تحت جگر نور نظریوں وہ دوسرے قبیلوں سے ضرور افضل ہیں۔

دلیل نمبر ۲: تمام لوگ زکوٰۃ صدقات کھا سکتے ہیں، مگر سید صاحبان نہ زکوٰۃ لے سکیں نہ کوئی اور واجب صدقہ، کیونکہ یہ مال کا میل ہے اگر یہ نسب شریف بھی اور نسبوں کی طرح ہوتا تو دوسروں کی طرح انہیں بھی زکوٰۃ کھانا جائز ہوتی، معلوم ہوا کہ یہ نسب شریف نہایت ہی پاک صاف ستھرا اور دیگر نسبوں سے اعلیٰ ہے۔

دلیل نمبر ۳: سادات کرام کو یہ شرف حاصل ہے کہ نماز میں درود ابراہیمی میں حضور کے ساتھ ان پر بھی درود پڑھا جاتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ پٹھان، شیخ وغیرہ کسی قوم کو درود میں افضل نہ فرمایا گیا، سوائے اس خاندان شریف کے، یوں سمجھو کہ اس خاندان کی تعظیم نماز میں داخل ہے، معلوم ہوا کہ تمام خاندانوں سے افضل یہ خاندان ہے۔

دلیل نمبر ۴: حضرت طلحہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قصہ کا خون بے ادبی کے خوف سے پی لیا تو سرکار نے فرمایا اب تمہارے پیٹ میں درد نہ ہوگا اور تمہیں اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ سے بچائے گا جب حضور صلی اللہ علیہ

وسلم کا خون شریف پیٹ میں پہونچنے کا یہ اثر ہو تو جن کا خمیر حضور کے خون شریف سے ہوان کی عظمت کا کیا ہو چھٹا :-

دلیل نمبر ۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں کے سردار ہیں اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر چیز تمام بغیب سبروں کی چیزوں سے اعلیٰ ہے دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ساری امتوں سے افضل گنتہ خیر امتیہ تم ساری امتوں سے افضل ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں تمام جہانیوں کی بیویوں سے افضل
يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ حضور کا شہر تمام نبیوں کے
شہروں سے افضل، حضور کے صحابہ کرام تمام نبیوں کے صحابیوں سے افضل
اسی قاعدے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد تمام پیغمبروں کی اولاد سے
اعلیٰ و افضل ہونی چاہیے ورنہ کیا وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت
اور تمام چیزوں کو اعلیٰ و افضل کر دے اور اولاد شریف میں کوئی عظمت پیدا
کرے۔

جوابات

اب تک سائل کے سوال کا جواب دیا گیا، اب زید کے اعتراض کا
جواب بھی سنتے چلو۔

اعتراف نمبر ۱ زید کی پیش کردہ آیت یعنی اِنَّا جَعَلْنَاكَ مَشْهُوْبًا
وَقَبَائِلَ لِّتَعَارَفُوا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اس کا مطلب یہ

نہیں جو زید نے سمجھا کہ اسلام میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کو دوسرے
خاندانوں پر کوئی بزرگی نہیں، اگر اس آیت کا یہ منشاء ہو تو ان آیات سے تعارض
اور مقابلہ ہو جائے گا جو ہم نے پیش کیں، اس آیت کا منشاء یہ ہے کہ مسلمان
سارے ہی عزت والے ہیں، خواہ کسی قبیلے سے تعلق رکھتے ہوں کسی اسلامی
قوم کو ذلیل نہ جانو جیسا کہ عرب میں رواج تھا کہ بعض قوموں کو حقیر و ذلیل
سمجھتے تھے یعنی مسلمانوں میں کوئی قوم ذلیل نہیں، ہاں بعض بعض سے افضل
ہیں، رب تعالیٰ فرماتا ہے :

الْحِزْبُ لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ
عِزَّتُ اللَّهِ وَرَسُولِ اللَّهِ
وَاللِّمُؤْمِنِينَ۔

اس میں سارے مسلمان شامل ہیں، بلا تشریح یوں سمجھا جائے کہ سارے
ہی نبی عزت والے اللہ کے پیارے ہیں کسی پیغمبر کی ادنیٰ بے ادبی بھی کفر ہے۔
مگر بعض نبی بعض سے افضل ہیں، یا اس آیت کا منشاء یہ ہے کہ کوئی نبی فضیلت
کے گھنڈ میں تقویٰ و پرہیزگاری نہ چھوڑے یہ دھیان رکھے کہ اللہ کے نزدیک
جتنا تقویٰ زیادہ اتنا ہی درجہ زیادہ بلکہ بہت بڑی قومیت والوں کیلئے بھی
تقویٰ چاہیے، یا اس آیت کا منشاء یہ ہے کہ مسلمان کسی مسلمان کو قومی درجہ
نہ دیں، اور نہ کسی مسلمان کو کمین سمجھے، کسی مسلمان کا قومی تمسخر اڑائے بہر حال مسلمان
واجب تعظیم و احترام ہے، اس آیت کی تفسیر وہ آیت ہے :

لَا يَخْضِرُ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ
حَتَّىٰ أَنْ يَكُونُوا۔
کوئی قوم کسی کا مذاق نہ اڑائے ممکن
ہے کہ جس کا مذاق اڑا رہا ہے وہ

خَيْرَ امْنِهِمْ
اس سے بہتر ہو۔

مہسی خاندان کے افضل ہونے سے یہ لازم نہیں کہ دوسرے کو ذلیل
جائے، لہذا سادات کرام کو یہ حق حاصل نہیں کہ دوسرے مسلمانوں کو حقیر و ذلیل
جائیں، ہر مسلمان کا احترام لازم ہے مگر دوسرے مسلمانوں کو چاہیے کہ سادات
کرام کا اس لئے اعزاز و اکرام کریں کہ یہ لوگ اس رسول کی اولاد میں جنہوں نے
ہمیں کلمہ پڑھایا جنہوں نے ہمیں قرآن و ایمان دیا، صلی اللہ علیہ وسلم۔
اعتراف نمبر ۲: بعض لوگ اس آیت سے دھوکا کھاتے ہیں:

لَنْ يَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَا
اَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

اس سے معلوم ہوا کہ قیامت میں نہ کوئی نسب کام آئے گا نہ اولاد،
اس ارحام اور اولاد میں سارے رشتے اور ساری اولادیں داخل ہیں خواہ
نبیوں کی اولاد ہو یا ولیوں کی۔

جواب: اس آیت کریمہ میں ان مسلمانوں سے خطاب ہے جن
کی اولاد اور قرابت دار کافر تھے اور وہ مسلمان رشتے کی بنا پر ان کی طرفداری
کرتے تھے، انہیں فرمایا جبار ہے کہ تم اسلام کے مقابلے میں ان کافروں اور
قرابت داروں کی حمایت نہ کرو۔

اس آیت کو انبیاء کرام کے رشتوں اور صالح اولاد سے کوئی تعلق
نہیں، کیونکہ اس رکوع کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت سے شروع فرمایا:
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اے مسلمانو! تم میرے اوپر اپنے

لَا تَعِدُّوا عِدَّائِيَ و
دشمنوں یعنی کافروں کو

عِدَّوْكُمْ اَوْلِيَاءَ (الآیہ) دوست نہ بناؤ۔

اور یہ رکوع حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوا جنہوں نے اپنے بال بچوں کی حفاظت کی خاطر کفار مکہ کی جاسوسی کی کہ مسلمانوں کے خفیہ راز انہیں لکھ کر بھیجے کیونکہ ان کے بچے مکہ معظمہ میں کفار کے پاس تھے اس تمہاری پیش کردہ آیت کے آخر میں ہے يَقْصِلُ بَيْنَكُمْ اللّٰهُ قِيَامَتٍ مِّنْ تَمِّمْتُمْ لِيَّ اور تمہارے ان رشتہ داروں میں فاصلہ کر دے گا کہ تمہیں جنت میں اور انہیں دوزخ میں داخل فرما دے گا اس آیت کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ مسلمانوں کو بتا رہا ہے کہ انہوں نے اسلام کے مقابلے میں اپنی کافر قوم سے پوری طرح علاحدگی اختیار کی ان تمام علامتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کافر رشتہ دار مراد ہیں اس آیت کی تفسیر آیت شریفہ ہے :

لَا تَعِدُّوا عِدَّائِيَ وَاَقْوَمَائِيَوْمَئِذٍ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَوَادُّوْا
عَنْ حَادِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ
فَوَكَانُوا اَجَابَهُمْ اَوْ اَسَاءَهُمْ
اَوْ اَخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيرَتَهُمْ
نیز فرمایا :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
اے ایمان والو! تمہاری بعض

مِنْ أَرْوَاحِكُمْ وَأَوْكَادِكُمْ ۖ جویاں اور اولاد تمہاری دشمن
عَدُوَّانِكُمْ فَآخِذُوا بِكُمْ ۖ ہیں ان سے پرہیز کرو۔
ان آیات نے بتایا کہ اس آیت کریمہ میں کافروں کے رشتہ دار اور
کافراولاد مراد ہیں، اعتراض نمبر ۳۔

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا ۖ جس دن صور پھونکا جائیگا تو نہ ان
أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ ۖ بندوں کے آپس کے رشتے رٹکیے اور نہ
وَلَا جِثَاءَ لَؤُنٍ ۖ ایک دوسرے کا حال پوچھیں گے۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن سارے نسب بیکار ہیں
خواہ نبی کا نسب ہو یا ولی کا، کوئی قیامت میں کام نہ آئے، لہذا سید اور غیر سید
میں کوئی فرق نہیں۔

جواب: اس آیت کریمہ میں قیامت کی دہشت اور اس کے اول وقت
کی اذرا تفری کا ذکر ہے کہ جب عدل الہی کا ظہور ہوگا تو نسبیت محبتیں اور قرابت کی
مدد وغیرہ سب ختم ہو جائیں گی اور ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہوگی، کسی کو دوسرے
کی فکر نہ ہوگی جس کی تفصیل دوسری جگہ رب تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمائی:

يَوْمَ يُعَذِّبُ الْمَرْءَ مِنْ أَهْلِهِ ۖ اس دن اپنے اپنے بھائی ماں
وَأُوتَاهُ وَأُمِّيهِ وَمَآحِبَّتِهِ ۖ باپ بیوی و اولاد سے بھاگے گا
وَمِنْهُ لِكُلِّ أُمٍّ مَوْتٌ ۖ ہر شخص کا یہ حال ہوگا کہ دوسرے
يَوْمَئِذٍ شَانُ يُعَذِّبُهُ ۖ سے بے خبر کر دے گا۔

اس آیت میں بعض نسبوں کی عظمت کا انکار نہیں ہے نسب کے

کی عظمت اور چیز ہے اور قیامت کی وحشت دوسری چیز قیامت کے اول وقت تو دیگر انبیاء کرام بھی شفاعت سے انکار فرمائیں گے اور سوائے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی بھی بارگاہ الہی میں لب کشائی کی حیرات نہ کریگا تو کیا سبب ذوالجلال سے یہ لازم ہے کہ وہ حضرات عزت والے نہیں ہیں مگر نہیں اور یہ بھی خیال رہے کہ قیامت کی وحشت بھی عام انسانوں کو ہوگی اللہ کے بعض خاص بندے اس وحشت سے محفوظ رہیں گے، قرآن کریم فرماتا ہے:

لَا يَخْزِيهِمُ الْقَرْعُ الْاَكْبَرُ
وَيَسْتَلِمُهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ
انہیں قیامت کی بڑی گھبراہٹ
غم نہ کرے گی اور ان کا فرشتے
استقبال کریں گے۔

نیز فرماتا ہے:

اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو اس دن
خوف نہ ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے۔
بلکہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ اللہ کے پیارے بندوں کی دوستی دہاں
بھی قائم رہے گی اور دوسری دوستیاں دشمنی سے بدل جائیں گی، فرماتا ہے۔
اَلَا خِلَآءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ
اسی دن دوست بعض بعض کے
دشمن بن جائیں گے سوائے
پرہیزگاروں کے۔

غرضیکہ اس آیت سے نہ تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ دنیا میں انبیاء کرام کے
نسب کو بزرگی نہیں اور نہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ قیامت میں نسب کام نہ آئے۔

اعتراف نمبر ۴۔ حدیث شریف میں ہے کہ سب کی پیدائش آدم علیہ السلام سے ہے اور آدم علیہ السلام خاک سے پتہ لگا کر سب انسان نسب میں برابر ہیں اور کسی کو کسی پر کوئی عظمت نہیں۔

جواب : اس حدیث کا مقصد وہی ہے کہ کوئی قبیلہ کسی خاندان کو برا نہ سمجھے ذلیل نہ جانے کیونکہ سب کی اصل خاک ہے اور خاک میں عجز و انکسار ہے ایسی عجز و انکسار کی وجہ سے خاک میں پھل پھول باغ کھیت ہوتے ہیں، آگ میں تاجر و غرور ہے اس لئے وہاں یہ کچھ نہیں ہوتا، یہ مقصد نہیں کہ کسی نسب کو کسی دوسرے فضیلت نہیں بلکہ حدیث سے اشارہ ثابت ہوتا ہے کہ بعض نسب بعض سے افضل ہیں، کیونکہ سب انسانوں کی اصل خاک ہے اور بعض خاک دوسری خاک سے افضل ہے، مدینہ پاک کی خاک دوسری خاک سے بڑھ کر مسجد کی خاک بازار کی خاک سے بہتر، جبل امین کی گھوڑی کی ٹاپ کی خاک فرعون کی گھوڑے کی خاک سے بہتر (از قرآن) عمدہ زمین کی خاک شورہ زمین کی خاک سے بہتر کہ شورہ زمین میں کچھ نہیں پیدا ہوتا، اسی طرح جن نسبوں کو انبیاء کرام سے تعلق ہو گیا ان کی خاک دوسرے نسبوں کی خاک سے افضل ہے نیز خاک میں دو خصوصی صفیات ہیں، ایک یہ کہ ہمیشہ نیچے کو گرتی ہے اگر وہ اوپر کو آجائے گی تو دوسرے کے پھینکنے سے اور خارجی طاقت سے دوسرے یہ کہ خاک ہمیشہ پھل پھول اگانے میں پانی کی محتاج ہے اسی طرح ہر انسان طبعی طور پر پستی کی طرف گرتا ہے ہاں اللہ والوں کی نظر کی برکت سے اسے بلندی بھی ملتی ہے اور فیض بھی حاصل ہوتا ہے سادات کرام کو یہ عظمت اپنی ذاتی طور پر نہیں ملی، بلکہ اس لئے کہ انہیں نبوت

کی نسبت نے بلند کر دیا۔

اعتراف نمبر ۵۔ حدیث پاک میں ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے :
 يَا فَاطِمَةُ سَلِّينِي مِنْ قَبْلِ
 مَا شَيْئًا لَا أُعْطِي عَنْكَ مَا لَكَ لَوْ مِثْرَ قَوْمٍ مِمَّنْ هُوَ مِنْهُمْ
 مِنَ اللَّهِ۔
 اور نہیں کر سکتا۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حضور کا نسب ان کی تمام صاحبزادی
 کے لئے بھی فائدہ مند نہ ہوا تو دوسرے سیدوں کو کیا کام آئے گا جو اور نسبوں
 کا حال ہے وہی حضور کے نسب کا حال ہے۔

جواب : یہ حدیث اول تبلیغ کی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کا حکم
 دے رہے ہیں مقصد یہ ہے کہ اے فاطمہ ایمان لاؤ، اگر یہ ایمان قبول نہیں کیا تو
 یہ سب نسب کام نہ آئے گا، اور جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب میں تو ہو
 مگر مومن نہ ہو تو وہ سید نہیں، کیونکہ وہ مسلمان ہی نہیں، رب تعالیٰ حضرت
 نوح علیہ السلام سے فرماتا ہے۔

إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ
 عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ۔
 اے نوح ! یہ کفراں تمہارا گھر
 والا نہیں کیونکہ وہ بدکار ہے۔

کوئی مرزا، رافضی، چکراوی، وہابی سید نہیں ہو سکتا، کیونکہ سید ہونے
 کے لئے ایمان ضروری ہے اور وہ ایمان سے بے بہرہ ہے کفر کی وجہ سے سارے
 نسبتی رشتے ٹوٹ جاتے ہیں اس لئے کافر نہ مومن سے نکاح کر سکے اور نہ مومن
 کی میراث پائے اور نہ مومنوں کے قبرستان میں دفن ہو جب کافر اولاد کو

مومن باپ کی میراث نہیں مل سکتی تو کافر کو کسی شرافت و عزت کیسے مل سکتی ہے ابولہب بنی ہاشم سے ہے مگر اس کی کوئی شرافت نہیں، لہذا صرف مومن سادات کرام انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب شریف سے ضرور فائدہ پہونچے گا حضور کی نسبت سے سارے مسلمان فائدہ اٹھائیں گے، اگر ہمیں جنتی ہو جائیں گے اور کفار سعانی پائیں گے، جب نسبت کام آ رہی ہے تو نسب کیوں نہ کام آئے گا، رب تعالیٰ فرماتا ہے :

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا
اگر یہ لوگ جب بھی اپنی جہاتوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے پاس آجائیں اور اپنے رب سے بخشش مانگیں اور تم بھی شفاعت کرو اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔
رب تعالیٰ فرماتا ہے :

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَن تَقِيَهُمْ
اللہ انہیں عذاب نہیں دے گا، حالانکہ اے محبوب ان میں تم ہو۔

نمود آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :
شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكِبَارِ
میری شفاعت میری امت کے گناہ کبیرہ والوں کے لئے ہے۔

نیز فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم :
يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ
حضور کی شفاعت سے ایک

بَشَاعَةِ مُحَمَّدٍ يَسْمُونَ
 بہت بڑی جماعت دوزخ سے
 الجہنمین (بخاری)
 نکلے گی جنہیں دوزخی کہا جائے گا۔
 شفاعت کی آیات اور احادیث میں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور کی
 شفاعت ہر اس شخص کو نصیب ہوگی جس کا خاتمہ ایمان پر ہوا۔
 لہذا یقیناً حضور کی اولاد خصوصی شفاعت سے قائم و دائم رہے گی۔

خاتمہ اور ضروری ہدایات

سادات کرام کے متعلق چند ضروری باتیں اور خاص ہدایتیں یاد رکھنی چاہئے
 پہلی ہدایت: حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کی وہ اولاد جو حضرت
 خاتون جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے ہے اسے سید کہتے ہیں اور حضرت علی
 رضی اللہ عنہ کی وہ اولاد جو دوسری بیویوں کے بطن سے ہے اسے علوی کہتے ہیں
 سید نہیں کہتے جیسے محمد بن حنفیہ وغیرہم یہ تمام فضائل اس اولاد شریف کے ہیں
 جو حضرت فاطمہ زہرا خاتون جنت کے بطن سے ہوں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم کے نسب شریف میں یہی حضرات داخل ہیں۔

دوسری ہدایت: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کو سید و دوحہ سے
 کہتے ہیں، ایک یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں شہزادوں حضرت
 حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق ارشاد فرمایا:

الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا
 میرے حسن و حسین جو امان جنت
 شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
 کے سردار ہیں

یعنی جوانی میں جو فوت ہوئے ان کے سردار میں، نیز امام حسن رضی اللہ
عنه کے بارے میں ارشاد فرمایا :

اَبِيْ هٰذَا سَيِّدٌ لِّعَلَىٰ میرا یہ فرزند سید یعنی سردار ہے
اللّٰهُ يُصَلِّحْ بِهِ بَيْنَ فَتَيَيْنِ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے فریضے
مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرے۔

چونکہ ان شہزادوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سید فرمایا، اس کی اولاد
کی اولاد کو بھی سید کہا گیا ہے، دوسرے اس لئے کہ سید کے معنی میں سردار اور حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب ہے سید المرسلین، یہ حضرات ان کی اولاد میں ہیں تو رسولوں
کے سردار کی اولاد بھی مسلمانوں کی سردار کہلاتی ہے، سبحان اللہ حضور نبیوں کے
سردار، حضرت علی شیر خدا ولیوں کے سردار، حضرت فاطمہ زہرا، مسلمان بیبیوں
کی سردار، حضرات حسین شہیدوں کے سردار، سرداری ان پر عاشق ہے، اللہ
تعالیٰ حضرت محی علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے سَيِّدًا وَخَصْمًا وَاقْتَبًا
مِنَ الْمُتَالِحِينَ غرضیکہ اللہ کے پیاروں کو خود رب تعالیٰ نے سید فرمایا
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سید فرمایا۔

تیسری ہدایت : سید وہ ہوگا جس کا باپ سید ہوگا، اگر ماں سیدانی
ہے اور باپ غیر سید تو وہ سید نہیں، اس پر سید کے احکام جاری ہوں، اسے
زکوٰۃ کھانا جائز ہے، کیونکہ نسب باپ سے ہے نہ کہ ماں سے اور اگر باپ سید
ہے اور ماں غیر سید ہے تو وہ سید ہی ہے، اور اگر دونوں ماں باپ سید
ہیں تو وہ نجیب الطرفین ہے، جیسے حضور غوث ثقلین رضی اللہ عنہ کہ والد

حسنی سید اور والدہ حسینی سیدہ حضرت امام ہدی رضی اللہ عنہ بھی حسنی سیدہ
ہوں گے، فی زمانہ حسنی سید کم ہیں اور حسینی سید زیادہ مگر دونوں واجب التعظیم
ہیں۔

چوتھی ہدایت: سید حضرات کے جو فضائل بیان ہوئے ان کا مطلب
یہ نہیں کہ وہ حضرات نیک کام نہ کریں نماز نہ پڑھیں، صرف خاندانی شرافت کو
وجہ سے وہ اعمال سے علاحدہ ہو گئے، یہ خیال محض غلط اور باطل ہے سادات
کرام کو دوسروں سے زیادہ نیکیاں کرنی چاہئیں تاکہ وہ حضرات اوروں کے
لئے مثال بنیں، فرسٹ کلاس والے مسافر کو تھوڑا کلاس والے مسافر سے زیادہ
روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے، انہیں لازم ہے کہ وہ اپنے اسلاف کا نمونہ بنیں، امام
حسین خیر کے نیچے نماز پڑھی، اگر ان کی اولاد بلا وجہ نماز چھوڑے تو بڑے افسوس
کی بات ہے۔

پانچویں ہدایت: سادات کرام کے جتنے فضائل بیان ہوئے وہ ان کے
لئے ہے جو صحیح النسب خاندانی سید ہوں، حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے
لے کر ان تک ان کی نسل میں غیر سید نہ آیا ہو، فی زمانہ نقلی سید بہت بن گئے
کہ سید نہیں مگر سید کہلاتے ہیں، یہ سخت حرام اور شدید ترین جرم ہے، نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام پر لعنت فرمائی جو اپنے کو غیر مولیٰ کی طرف نسبت
کرے اور اس شخص پر لعنت فرمائی جو اپنے کو غیر خاندان سے منسوب کرے،
جو سید نہ ہو اور سید بنے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لعنت کا بھی مستحق ہے
میزدہ درپردہ اپنی ماں کو کالی دیتا ہے اس کا نکاح غیر سید سے ہوا اور سید

کو اپنی ماں کا خاوند سماتا ہے دیکھو حضرت زید ابن عمارت رضی اللہ عنہ حارثہ کے بیٹے تھے انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا منہ بولا بیٹا بنایا تھا لوگ بھی انہیں اسی وجہ سے زید ابن محمد کہتے تھے قرآن کریم نے اس سے سخت منع فرمایا ارشاد فرمایا:

وَمَا جَعَلَ اللَّهُ أَدْعِيَاءَ حُرِّمْ
أَبْنَاءَ كُفْرٍ ذَٰلِكُمْ قَوْلُهُمْ
يَا أَفْوَاهُكُمْ
اللہ نے تمہارے پالکوں کو تمہارا
بیٹا نہ بنایا یہ تمہارے اپنے منہ
کا کہنا ہے۔

پھر اسی سے بھی منع فرمایا کہ ارشاد فرمایا:

أَدْعُواهُمْ لِأَبْنَاءِ هُمْ هُوَ
أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ
تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ
فِي الدِّينِ
انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر
پکارا کرو ورنہ اللہ کے نزدیک ٹھیک
ہے پھر اگر تمہیں ان کے باپ معلوم
ہوں تو وہ دین میں تمہارے بھائی

جب حضرت زید کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا کہنا حرام ہوا حالانکہ وہ حضور کے پروردہ اور نیا لک بھی تھے تو جو کوئی اپنے کو سید کہہ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کہے حالانکہ وہ سید نہ ہو وہ اس آیت کی رو سے کتنا بڑا ظہم ہے نیز جو لوگ غصے میں اپنی بیوی کو ماں کہہ دیں ان کے بارے میں قرآن پاک یوں فرماتا ہے:

وَمَا جَعَلَ أَزْوَاجُكُمُ
الَّتِي تَطَاهَرُونَ مِنْهَا
أُمَّهَاتِكُمْ
اور تمہاری ان بیویوں کو جنہیں
تم اپنی ماں کے برابر کہہ دو رہے

تہناری ماں نہ بنایا۔

اُمّہا جکمہ

دوسری جگہ انہیں ظہار کرنے والوں کے متعلق قرآن کریم یوں ارشاد

فرماتا ہے :

الَّذِينَ يُطَاهِرُونَ مَكَامَهُمْ
مِنْ نِّسَاءِهِمْ مَا هِيَ اُمَّهَاتُهُمْ
اِنَّ اُمَّهَاتَهُمْ اِلَّا السَّيِّئُ
وَلَدًا فَهُمْ وَانْتُمْ لَيَقُولُونَ
مُسْكِرًا مِنَ الْقَوْلِ وَرُءَا
وہ جو تم میں سے اپنی بیویوں کو اپنی
ماں کی جگہ کہیں وہ ان کی ماں
نہیں ان کی ماں تو وہ ہیں جنہ
سے وہ پیدا ہوئے اور بیشک لوگ
بری اور زری جھوٹ بات کہتے ہیں۔

جب اپنی بیوی کو ماں سے تشبیہ دینے کو قرآن کریم نے بری بات

اور جھوٹ قرار دیا اور ان کی سخت سزا مقرر فرمائی تو اپنے غیر باپ کو باپ
کہنے والا بھی قرآن کے اس فتوے کی رو سے بڑا جھوٹا اور عذابِ نار کا مستحق
ہے غرضیکہ جو سیدہ ہو اور اپنے کو سیدہ کہے وہ اپنی ماں کو گالی دیتا ہے اور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک لعنتی ہے رب کے نزدیک جھوٹے فریبی، مکار، مستحق
عذابِ نار میں، مشکوٰۃ شریف کتابِ لایمان میں ہے :

مَنْ ادَّعى اِلٰى غَيْرِ اَبِيهِ وَهُوَ
يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرُ اَبِيهِ فَالْجَنَّةُ
عَلَيْهِ حَرَامٌ
جو اپنے کو اپنے غیر باپ کی طرف
نسبت کرے اور جانتا ہو کہ یہ اسکا
باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے۔

دوسری روایت یہ ہے : مَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِيهِ فَهُوَ كَقَرْمِيْزِي

روایت میں ہے : مَنْ ادَّعى اَبَا فِى الْاِسْلَامِ غَيْرَ اَبِيهِ يَعْلَمُ اَنَّهُ

غَيْرُ أَبِيهِ فَالْحَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ

یعنی جو دیدہ و دانستہ اپنے کو اپنے غیر باپ کی طرف نسبت کرے
اس پر حجت حرام ہے اور وہ کافر ناشکر ہے۔

چھٹی ہدایت : سید قوم کا آدمی اگر اسلام سے غارِ جہنم ہو جائے ہندو
سیکھ یا مرزائی یا فضی وغیرہ بن جائے تو نہ وہ سید ہے نہ اس کے یہ فضائل ہیں
جو اوپر بیان ہوئے کیونکہ کفر کی وجہ سے اس کا نسب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے ٹوٹ گیا وہ شریعت میں اپنے باپ کے خاندان سے ہی نہ رہا قرآن کریم
نوح علیہ السلام کے بیٹے کنعان کے بارے میں فرماتا ہے :

إِنَّهُ لَيْسَ مِنِّي أَهْلِيكَ وَإِنِّي
فَعَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ

جب نوح علیہ السلام کا سگا بیٹا کنعان کفر کی وجہ سے ان کا بیٹا نہ ہوا
تو اب اس قسم کے بے دین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کیسے ہو سکتے ہیں نیز
قرآن کریم عاص بن وائل کے بارے میں فرماتا ہے :

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ

دیکھو عاص بن وائل صاحبِ ولادت تھا مگر رب تعالیٰ نے اسے کافر
یعنی بے اولاد فرمایا کیونکہ اس کی ساری اولاد مسلمان ہو گئی اور وہ کافر
رہا لہذا نہ وہ اس اولاد کا باپ مانا گیا اور نہ وہ لوگ اس کی اولاد پہنچا سکے
دین کے اختلاف سے نسب ختم ہو جاتا ہے نسب کے لئے دین میں اتحاد
شرط ہے۔

بلکہ اس پر شریعت کے احکام بھی جاری نہیں ہوتے، چنانچہ مسلمان
 باپ کا کافر بننا میراث نہیں پاتا، بلکہ کافر بیٹا دوسرے وارثوں کے لئے حجاب
 نہیں بننا، نہ حجب حرمان نہ حجب نقصان، باپ کے ساتھ قبرستان میں دفن
 نہیں ہو سکتا، باپ اس کافر بیٹے کی شرعی تجہیز و تکفین نہیں کر سکتا، بلکہ بعض
 مومن مائیں اپنے کافر بیٹے سے پردہ کرتی ہیں، کافر مرد کا مومنہ عورت سے
 نکاح نہیں ہوتا، غرضیکہ جواز، میراث، نکاح، کفن و دفن وغیرہ احکام نہ وہ
 کافر کا باپ نہ مومن کی اولاد۔

اسی طرح جو اپنے کو سید کہے گا مگر ہو مرتد وہ مسلمان ہی نہیں سید
 ہونا تو بہت بڑی بات ہے، الحمد للہ کہ یہ فتویٰ بہت مشغولیت کی حالت
 میں بقدر ضرورت مکمل ہوا، اس کا نام الکلام المقبول فی طہارۃ نسب
 الرسول رکھا ہوں، رب تعالیٰ قبول فرمائے۔

وَمَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ